یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. 91. 352.

اخبار اہلحدیث

امرتسر

مت دیکھ کسی کا قول و کردار ... کی گفتار

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن ... پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

نمبر ۱   جلد ۵

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) [illegible]

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	...
والیان ریاست سے	...
مدرسہ و جاگیرداران سے	...
عام خریداروں سے	...
"	ششماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ	... شلنگ
ششماہی	۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ ہر قسم خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے +

امرتسر - یوم جمعہ - مورخہ یکم شوال ۱۳۲۵ہجری المقدس مطابق ۸ نومبر ۱۹۰۷ء

سود کی متعلق علماء کرام سی چند سوال

تعلیمیافتہ جماعت میں آجکل مسئلہ سود کی تحقیق عموماً زیر غور ہے - لاہور کی انجمن نعمانیہ میں بھی یہ سوال پیش ہوا - ہمیں آجتک معلوم نہیں کہ سوالات کیا تھے اور جواب کیا۔ ہاں اتنا بالاجمال معلوم ہوا کہ علماء کے جوابات کو تعلیمیافتہ جماعت نے پسند نہیں کیا نہ اس طریق کو محمود سمجھا جس طریق سے کارروائی ہوئی - اس لئے چند ایک سوال بغرض تحقیق بھیجکر ہر ایک عالم اسلام سے جو ان سوالات کو دیکھیں خواہ وہ کسی مذہب کے ہوں التماس کی جاتی ہے کہ اپنے اپنے علم کے مطابق جواب سے اعزاز بخشیں +

سوالات یہ ہیں :-

(۱) [illegible]

(۳) کوئی آیت یا صحیح حدیث قرض پر نفع حاصل کرنے کی ممانعت کی آئی ہے ؟

(۴) حدیث کل قرض جر نفعا کیسی ہے اور بغیر تعیین قرضدار کچھ زیادہ دے تو جر نفعا کے لفظی مفہوم میں داخل ہے یا نہیں ؟

(۵) آیت ربٰو کے ساتھ ہی لا تظلمون و لا تظلمون ... گیا ہے اس سے کیا مراد ہے ؟

(۶) سود کی حرمت کی علت کیا ہے ؟ (اگر معلوم ہو)

میری ناقص علم میں ان سوالات کے حل ہونے پر مسئلہ سود حل ہو سکتا ہے ... صاحب کے جوابات آئینگے درج کئے جاوینگے اور ... بغرض تحقیق کیا جاویگا - [illegible] ... ہوں بجز بڑی فراغ دل سے ... [illegible]

[illegible]

ahmadimuslim.de

حضرات شیعہ سے روئے سخن

ہماری احباب ہمیں مختلف جانبوں کی طرف توجہ کرتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ دہلی کے مرزا حیرت کی تردید کرو جو کہتا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت نہیں ہوئی کوئی کہتا ہے کہ شیعوں کی طرف توجہ کرو جو لیسے ہیں اور ویسے ہیں۔ حقیقت میں یہ انکا کہنا بجا ہے کیونکہ اہلحدیث اسی لئے ہے کہ سب معاندین قرآن و مخالفین حدیث خیر الانام کے جواب دے۔ مگر بات اصل یہ ہے کہ مرزا حیرت کا قصہ تو بہت مختصر ہے انہوں نے ایکدفعہ علماء کو مباحثہ کے لئے دعوت دی تھی اور چند ایک مقام مباحثہ کے لئے تجویز کئے تھے جنمیں سے لاہور کو ہم نے انتخاب کر کے بذریعہ اخبار منظوری لکھ دی تھی کہ لاہور آن کر بحث کرو مگر حیرت صاحب نے گھبرو دانہ کی۔ اس سے بعد انہوں نے اپنا تمام رخ شیعوں کی طرف پھیر لیا۔ اس لئے ان سے کسی بڑی لمبی چوڑی بحث کی ضرورت نہیں۔ باقی رہا شیعوں سے روئے سخن۔ سو اسکی وجہ یہ ہے کہ شیعوں کے رسالوں میں بیشتر رسالے اسوقت اصلاح اور شیعہ ہیں جنکی حالت کا ہر خدا کو معلوم ہے کہ کسقدر قابل ہیچ ہیں۔ ان بیچاروں کو اتنی بھی خبر نہیں کہ مناظرہ اور مباحثہ کس کا نام ہے وہ تو سوائے بیہودہ گالیوں اور بدزبانیوں اور دلآزاریوں کے کچھ جانتے ہی نہیں۔ مثال کے لئے اصلاح کی تحریر "ثبوت یزید" کے متعلق قابل ملاحظہ ہے جسکو وہ محض اہل سنت کا دل دکھانے کے لئے نہایت ہی دلخراش طریق سے بار بار لکھتا ہے کہ یزید سنیوں کا نبی ہے کبھی یزیدی امت لکھتا ہے کبھی کچھ نام رکھتا ہے کبھی کچھ حالانکہ اہلحدیث میں اسکا جواب مفصل دیا گیا اور بتلایا گیا کہ یہ تمہارا محض کلاب اور زور ہے۔ اس لئے ایسے قابل اصلاح کو ہم نے مدت سے اس کے حال پر چھوڑ رکھا ہے۔

دوسرا اسکا بھائی "شیعہ" ہے جسکی مشتے نمونہ خروار کیفیت یہ ہے کہ لکھنؤ کے سنی اخبار انجم کا نام تک صحیح نہیں لکھتا۔ کبھی تخم لکھنؤ۔ کبھی منحوس کوکب۔ کبھی کچھ کبھی کچھ۔ تازہ نمونہ اس کی شائستگی کا اسکی ایک تحریر ہے جو سوالات مرقومہ مولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری مندرجہ اہلحدیث مورخہ ۲۷ رجب و ۳ شعبان سے گھبرا کر لکھتا ہے۔ غور سے سنیے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"دو بابی رامائن | اہلحدیث امرتسر کے اڈیٹر سری مہاراج ثناء اللہ نے اپنی رامائن کی ایک پچھلی اشاعت میں چند سوالات شائع کئے ہیں اور انکا جواب شیعوں سے طلب کیا ہے۔ افسوس ہے کہ کم جگہ ہونے کے سبب سے ہم[1]

ناظرین شیعہ کو اس بخاری پرست کے ان الفاظ کو یہاں درج نہیں کر سکتے جو اس نے ائمہ اہل بیت کی شان میں لکھے ہیں اور ان کے لئے اس کی چنداں ضرورت بھی نہیں معلوم ہوتی جس فرقہ کے لوگوں نے روضہ رسول پر حملہ کیا ہو اور اس کعبہ ایمان کے ڈھانے کی کوشش کی ہو اس باغی فرقہ اسلام سے جو کچھ نہ ہو کم ہے۔ خدا سمجھے میاں عمر سے کہ انہوں نے رسول کی مخالفت اور اہل بیت نبوت پر حملہ کر کے اور اس خانہ نبوت کو آگ دکھا کے اطلاع کی شقاوتوں کا رستہ کھول لیا اور تا قیام قیامت ایسے لوگوں کے افعال میں شریک اور حصہ دار بن لئے!!!" (بابت ستمبر ۱۹۰۷ء)

ناظرین! اس تحریر سے آپ کو یہ بھی معلوم ہوا کہ اڈیٹر صاحب نے ان سوالوں کے جواب کیا دئے۔ تو کیا پھر ایسے صحیح الدماغ مناظروں سے بھی کوئی شخص مناظرہ کر سکتا ہے۔ سچ ہے ؎

دشنام بمذہب کہ عبادت باشد * مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم

ہمارے مکرم دوست مولوی عبدالسلام صاحب نے جواب کی توقع پر چند ایک سوال لکھ بھیجے ہیں جو کسی جگہ درج ہیں لیکن جب انکو معلوم ہو جائیگا۔ کہ شیعہ نے انکو یہ جواب دیا ہے تو بس وہ بول اٹھینگے ؎

قاصد کے آتے آتے یہ خط اور لکھ رکھوں * میں جانتا ہوں جو وہ لکھینگے جواب میں

مگر آج ہم اپنے احباب کے اصرار پر شیعوں سے مناظرہ کی ایک عمدہ طریق پر بنا رکھتے ہیں ؎

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کرینگے * ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کرینگے

شیعی اخباروں اور رسالوں کا فرض ہے کہ اس نوٹ کو توجہ سے دیکھیں وہ یہ ہے آپ جانتے ہیں کہ شیعوں سنیوں کا مشترک حصہ اور مستند کتاب صرف قرآن شریف ہی ہے فریقین کی احادیث اور روایات فریقین کے نزدیک صحیح اور معتبر نہیں۔ اسلئے قرین انصاف اور قاعدہ مناظرہ کے مطابق یہ امر ہے کہ ہر فریق مقابلہ میں اپنے دعوے کو عقلی و نقلی دلیل سے مدلل کر کے فریق مخالف کے سامنے پیش کرے دوسرا فریق بھی اسی قاعدہ سے اسکا جواب دے مگر واضح رہے کہ نقل سے مراد وہی مستند کتاب قرآن مجید ہے اس لئے کہ برہان اور دلیل تو اسکا نام ہے کہ جس پر مستدل کو بھی اطمینان ہو۔ پھر یہ کیا بات ہے کہ شیعہ یا سنی اپنا مدعا ثابت کرنے میں ایسی کتاب سے دلیل پیش کریں جس پر انکا خود اعتقاد نہ ہو۔ مثلاً شیعہ صحیح بخاری سے اور سنی کلینی سے کوئی روایت بطور اثبات دعوے کے لائے تو کون نہیں جانتا کہ ان دونوں کو

[1] آخر آپکو جگہ نہ ملی؟ (اہلحدیث)

ان دونوں پر چلتا دہیں۔ تو کیا پھر کوئی اہل علم کہہ سکتا ہے کہ اس قسم کا استدلال کرنا مُردان ہے۔ پس ہمارے مخاطب شیعہ صاحبان کو اگر یہ اصول منظور ہے کہ اپنے دعویٰ کا عقلی اور مستند مسلم الطرفین نقلی دلیل سے ثبوت دیں اور ہم سے ہمارے دعویٰ کا ثبوت اسی طرح سے لیں تو ہم ان کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ اس شاہ راہ پر آئیں اور مسلمانوں کو ممنون احسان بنائیں اب انکو اختیار ہے کہ منشی ہکو بنائیں یا خود بنیں تو پھر دیکھیں کہ اختلافی مسائل کا تصفیہ کیسے جلدی ہوتا ہے۔

اُمید ہے رسالہ شیعہ۔ اصلاح۔ اثنا عشری وغیرہ خاص توجہ فرما کر مشکور فرمادیں گے۔ اصلاح ۱۶-۱۵ میں جو ایک مضمون اہلحدیث کے اعتقادات کے متعلق نکلا ہے اسکا جواب آئندہ پرچہ میں دیا جاویگا۔ انشاء اللہ ✦

سوالات از شیعہ

سوال نمبر ۱۳ – مقدمات ذیل پہلے ملاحظہ ہوں۔ (۱) مقدمہ اولیٰ ہر ائمہ شیعہ کا دعوےٰ ہے کہ پورا اور صحیح جو قرآن جیسا نازل ہوا تھا حضرت علی اور ائمہ شیعہ کے سوا کسی دوسرے نے نہیں جمع کیا اور جو شخص ایسا دعویٰ کرے وہ جھوٹا کذاب ہے۔ چنانچہ اصول کافی کلینی کی یہ حدیث ملاحظہ ہو۔ عن جابر قال سمعت ابا جعفر یقول ما ادعی احد من الناس انہ جمع القرآن کلہ کما انزل الا کذاب وما جمعہ وحفظہ کما انزل اللہ الا علی بن ابی طالب والائمۃ من بعدہ یعنی امام محمد باقر امام جعفر صادق کے باپ کو جابر نے بیان فرماتے سنا کہ جو شخص دعویٰ کرے کہ اس نے پورا قرآن جیسا نازل کیا گیا تھا جمع کیا تو وہ کذاب ہے کامل قرآن جیسا نازل ہوا تھا بجز علی بن ابی طالب و انکے بعد کے ائمہ شیعہ کے سوا دوسروں نے نہیں جمع کیا یا یاد کیا انتہیٰ اس مضمون کی حدیثیں اصول کافی کے کتاب الحجہ میں آئی ہیں مگر بخوف طوالت ترک کر دی گئیں ✦

(مقدمہ ثانیہ) حضرت علی کو اپنے خلافت کے زمانہ میں پوری قوت جیسی چاہئے موجود تھی بالخصوص اپنے اتباع پر بعد خلفائے ثلاثہ جو بے شمار تھے انکو اختیار حاصل تھا۔

(مقدمہ ثالثہ) برابر انکے اتباع کا سلسلہ قائم رہا کبھی منقطع نہیں ہوا۔

(مقدمہ رابع) حضرت علی شجاعت میں بے مثل تھے جسکی نظیر آج تک نہیں پائی گئی در خیبر کو ایک انگلی سے اکھاڑ دیا۔ بیر العلم میں جنوں کو تہ تیغ کیا۔ عبدود کو دم کے دم میں پچھاڑ دیا حضرت عمر و سائر صحابہ کو ایک ڈانٹ میں ڈرا دیا۔ (مقبول شیعہ)

ان مقدمات مسلمہ شیعہ کے بعد سوال یہ ہے کہ وہ کامل صحیح غیر محرف قرآن جسکو حضرت علی وائمہ شیعہ نے جمع کیا تھا اور یاد کیا تھا۔ حضرت علی نے کیوں نہیں شائع دیا اور اس کامل غیر محرف قرآن کی تبلیغ نہ کرنے سے (معاذ اللہ) حسب زعم شیعہ اس وعید کا استحقاق کیوں لیا جسکا آیات ذیل میں ذکر ہے:۔

(۱) اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْھُدٰی مِنْ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰہُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُھُمُ اللّٰہُ وَیَلْعَنُھُمُ اللّٰعِنُوْنَ (۲) اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ الْکِتٰبِ وَیَشْتَرُوْنَ بِہٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ مَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ اِلَّا النَّارَ (سورہ بقر) اگر حضرات شیعہ حضرت علی وائمہ شیعہ کو آیات مذکورہ بالا کے مصداق ہونے سے (جو بوجہ چھپا رکھنے اور نہ تبلیغ کرنے اصلی اور کامل قرآن کے حضرت علی وائمہ شیعہ پر عاید ہوتا ہے (معاذ اللہ) اور جو مقدمات بالا سے آفتاب کی طرح روشن ہے) بچانے کے لئے یہ دعویٰ کریں کہ حضرت علی وائمہ شیعہ نے اصلی اور کامل غیر محرف قرآن کی تبلیغ کی تھی تو اس پر یہ **سوال** ہے کہ وہ اصلی قرآن جسکی تبلیغ حضرت علی جیسے شخص نے کی تھی کیا ہوا اگر انکم شیعوں کے پاس تو ضرور ہوگا اب اسوقت کیا ہوا کیا آسمان پر چلا گیا۔ اگر کہا جائے کہ ایک بہت بڑا قصیدہ امام قائم لیکر غائب ہیں جیسا کہ کتب شیعہ و عقائد شیعہ سے معلوم ہوتا ہے جس میں اصلی قرآن اور مصحف فاطمی اور کتب جفر و طل و ماہ اعظم ہیں تو اس پر سوال یہ ہے کہ حسب اعتقاد شیعہ جب امام زمان اصلی اور پورا قرآن لیکر چھپے بیٹھے ہیں اور نہ بھیجتے نہ لیکر آتے نہ دکھاتے نہ اس کے ملنے کی کوئی صورت ہزار برس سے ہوئی تو وہ مجرم اور مصداق آیات بالا کے ہیں یا نہیں اور شیعی باوجود اس کے کہ انکے پاس آسمانی کتاب نہیں ہے اہل کتاب اور مسلمان کیونکر ہو گئے؟

سوال نمبر ۱۴ – خلفائے راشدین قابل شکریہ ادا کرنے کے ہیں جنہوں نے اپنی ان تھک سعی سے قرآن پاک کو شرق سے غرب تک پھیلا دیا جو آج ہر بوڑھے۔ جوان۔ عورت و مرد کے ہاتھ میں ہے جسکی بدولت آج شیعی بھی اپنے کو مسلمان کہتے ہیں یا وہ ائمہ شیعہ جو بقول شیعہ زبانی بڑبڑاتے رہے اور کچھ نہ کیا۔ قرآن تک چھپا رکھا اگر خلفائے راشدین نہ ہوتے تو ائمہ شیعہ نے تو مسلمانوں کی لٹیا ڈبو ہی دیا تھا اپنا قرآن تو دکھایا تک نہیں اور دوسری جامعین قرآن کو کذاب کہدیا۔ کیا ایسے لوگ امام مانے جا سکتے ہیں جنکا کام صرف دھوکا اور فریب ہے کیا جو شخص دعویٰ کرے کہ ہمارے پاس ہی صحیح اور کامل قرآن ہے اور دکھا دے تک نہیں وہ دھوکہ باز اور فریبی نہیں کہا جا سکتا اور وہ اپنی فریب دہی کی سزا کا مستحق عند اللہ نہیں ہے؟

سوال نمبر ۱۵ – چند مقدمات ملحوظ رہیں جو مسلمات شیعہ ہیں:۔

(اول) بقول حضرات شیعہ خلفائے ثلاثہ غاصب خلافت اور خلیفہ نہ تھے اور ظالم تھے

(دوم) جسقدر جہاد خلیفہ غاصب ظالم کے وقت میں ہوئے یا ہوں سب ناجائز

(سوم) جسقدر غلام لونڈیاں خلیفہ غاصب کے وقت میں آئیں سب ناجائز

(چہارم) جن لوگوں نے ان غلام لونڈیوں پر مالکانہ قبضہ اور تصرف کیا یا لونڈیوں سے ہم بستری کی سب ناجائز حرام۔

پس سوال یہ ہے کہ ایران بعہد خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فتح ہوا آپکی لشکر نے آپکے حکم سے فتح کیا۔ کل غنیمت آپ کے حکم سے تقسیم ہوئی لونڈیاں غلام آپ کے حکم کے بموجب تقسیم کی گئیں ان لونڈیوں میں شہربانو بھی آئیں جنکا نام عربوں نے غنیمہ رکھا جو شہزادہ یزدجرد شاہ ایران کی بیٹی تھیں جسکو حضرت عمر نے امام حسین کو دینے کا حکم دیا۔ پس شہربانو بقول شیعہ ناجائز غاصب ظالم خلیفہ کے وقت میں ناجائز جہاد کے ذریعہ فتح ہو کر آئیں اور غاصب ناجائز ظالم خلیفہ کے حکم کے بموجب حضرت امام حسین کے ہاتھ لگیں پس جو اولاد حضرت شہربانو سے ہوئی وہ بقول شیعہ ناجائز طریقہ کی ہوئی یا نہیں اور اپنی فتح کردہ لونڈی کو حضرت عمرؓ نے جو امام حسین کو دیا اس وجہ سے حضرت عمر امام حسین کی اولاد کے آقا سے نا مدار محسن بزرگوار ہوئے یا نہیں۔

والاجوبۃ ہذہ الثلاثۃ علے المرد فمن فسیئلوا احل بعدل انشاء اللہ

الراقم احقر انام عبدالسلام مبارکپوری از صادقپور پٹنہ۔

خاندان پھلواری

۳ رمضان کے اہلحدیث میں امرتسر کے جلسہ کا ذکر کیا گیا تھا کہ جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی نے اپنی عادت اور پوزیشن کے خلاف شاہ راہ چھوڑ کر اپنے میزبانوں کی خاطر اختلافی سڑک پر چلنا پسند کیا یعنی اہلحدیثوں کے برخلاف اشارۃً و صراحتہً تقریریں کیں۔ اس پر ان کے صاحبزادہ حسن میاں نے بگڑ کر ہمیں ایک طولانی خط لکھا ہے جسمیں اکثر واقعات کی تو تکذیب نہیں کی بلکہ دلائل سے اُن کی تصدیق کی ہے۔ خیر ان معنے سے تو وہ مراسلہ کوئی غیر معمولی نہیں۔ مگر ایک طرح سے وہ مراسلہ عجیب غریب غیر معمولی ہے۔ ہم اس مراسلہ طویلہ سے صرف دو فقرے اقتباس کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں۔

"اگر تم نے ہمارے بزرگوں کی توہین کی تو میں بھی حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی کے لئے آیت وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ لکھونگا اور تمہارے بزرگوں اور اماموں کی طرف قلم اٹھاؤنگا"

اس عبارت کا جواب ... صاحب ... البتہ جناب ... شاہ ... صاحب سے دو سوال کرتے ہیں۔

(۱) یہ کہ یہ مراسلہ آپ نے لکھوایا یا آپ نے دیکھا یا آپکو اسکا کچھ علم ہے؟

(۲) کیا یہ میزان شریعت پر پورا ہو سکتا ہے کہ میں اگر حسن میاں کے بزرگوں کی توہین کروں تو وہ ہمارے بزرگوں اور اماموں کی توہین کریں؟ جو بالکل بے قصور ہیں۔

حسن میاں سے یہ سوال ہیں:۔

(۱) ہمارے بزرگ تو وہی ہیں جو تمہارے بھی بزرگ ہیں حضرت شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب مرحوم دہلوی تک تو تمہارا اور ہمارا سلسلہ ایک ہی پھر وہ کون بزرگ ہیں جنکو برا کہوگے؟

(۲) کیا اسی وجہ سے امام بخاری اور مولانا اسماعیل شہید کی توہین اہل فقہ میں ہوتی سنتے ہو؟ اور کان بھی نہیں ہلاتے۔

(۳) ایمان سے کہنا دہریوں سے خدا کی توہین اور آریوں سے رسول کی توہین اور اہل فقہ سے امام بخاری اور مولانا شاہ اسماعیل شہید کی توہین سنکر بھی تاریخ تم کو کبھی ہوا ہے تو یہ حال ہے کہ امام بخاری کی توہین کرنے والوں کو حضرت مولانا سید محمد کریم صاحب مدظلہ لکھا کرتے ہو۔

(۴) تم تو خاندان صوفیا کے نونہال ہو۔ کیا صوفیا کے اصول موضوعہ "برنج دم شجاع" کا یہی مطلب ہے؟

بہرحال اس مراسلہ سے ہمیں اتنا تو یقین ہو گیا کہ آپ اور آپکے مشیر و مصلحان بخود کو غصہ کی حالت میں میزان شریعت کا لحاظ نہیں رہتا۔ یہی وجہ ہے کہ بالفرض محال اگر میں توہین کروں مگر آپ اور آپکے مشیر آپکو یہ مشورہ دیں کہ تم اماماں دین اور بزرگان ملت کو برا کہنے کی دھمکی دو۔ جنہوں نے تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑا۔ عزیزم! لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ۔

واضح رہے کہ یہ بھی آپ کو غلط فہمی ہے کہ ہم نے آپکے بزرگوں کی توہین کی ہے معاذ اللہ آپ کے والد ماجد ہمارے مکرم دوست ہیں اختلاف رائے اور بات ہے بلکہ ہمیں افسوس ہے کہ شاہ صاحب نے ہماری توہین کی کہ خود غرضوں کی باتوں میں پھنسکر ہماری دعوت قبول کی نہ ملاقات کا موقع دیا۔ بلکہ ایسا رویہ اختیار کیا کہ ع عادت خواہد بیناء وخطوب کے مصداق بن گئے حالانکہ امرتسر میں سب سے اول آپ کا مخلص اہلحدیث جس زمانہ میں شاہ صاحب سے کوئی واقف بھی نہ تھا میں ہی تھا کہ آپکو تمام شہر میں لیکر پھرا تھا جسکا اقرار شاہ صاحب ... ہی جلسہ ... کے موقع پر بھی کیا۔ تو کیا پھر سے قدیان خومسا بالفزاء قصد کے یہی معنے ہیں؟ الی اللہ المشتکی

ـــــــــــــــــــــــــــــــــ

سلہ اہل فقہ یکم نومبر کے پرچہ میں صاف لکھا ہے کہ شاہ صاحب ...

ahmadimuslim.de

اہل فقہ کا فتویٰ

اہلحدیث مورخہ ۱۰ رمضان میں النجم لکھنؤ کی عبارت متعلق علم غیب نقل ہو چکی ہے اہل فقہ کے قابل اڈیٹر نے ۱۷ رمضان کے پرچہ میں فتویٰ دیا ہے کہ النجم کا اڈیٹر۔ علماء گنگوہ۔ دیوبند۔ میرٹھ سہارنپور اور مراد آباد وغیرہ (جو مروجہ بدعات اور علم غیب انبیاء و اولیاء سے منکر ہیں) سب کے سب مذہب حنفی سے خارج ہیں۔ کہتے ہیں گو یہ لوگ حنفی مذہب کے دعویدار ہیں مگر در اصل یہ میاں اسماعیل کے مشن کو پورا کرنے والے ہیں۔

اس عبارت کی صحت یا غلطی سے ہمیں سروکار نہیں البتہ اس پر ہمیں دو سوال پیدا ہوتے ہیں۔

(۱) اہل فقہ اور اس کی کمیٹی کے علماء کو لازم ہے کہ حنفی مذہب کی کوئی جامع مانع تعریف بتلائیں ... معتبر کتب سے ... میں دکھلانی ہوگی۔

(۲) دوسرا سوال ... مولوی ... صاحب ... حضرت مولوی اسماعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ ... صفحہ ۱۵ پر مولانا مولوی مفتی ... غلام مصطفےٰ صاحب امرتسری لکھتے ہیں ... اپنی ایک مطبوعہ تحریر میں مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہے کیا یہ اولیاء اللہ کی توہین تو نہیں؟ امید ہے اہل فقہ کے قابل اڈیٹر مع اپنی کمیٹی کے ہمارے سوال کے معقول جواب دینگے۔

سفر حج

(از مولوی ... صاحب دانا پوری)

(از جدہ تا ...)

جہاز رانی کمپنی عام ازیں کہ اہل اسلام سے ہوں یا یورپین وعدہ خلافی و حرفت میں سب مشاق ہیں۔ ہمارے مسلمان بھائی تو بدنام ہی ہیں کہ غلط اشتہارات جہاز کھولنے کی دیتے ہیں۔ اس وجہ سے یورپین اقوام بھی پاک نہیں۔ ترجس کمپنی کے جہاز پر سوار ہوں وہ انگریزوں کا ہے۔ سنتے ہیں کہ ایک سو چار جہاز اس کمپنی کے چلتے ہیں ٹکٹ میں زمانیہ جہاز کا نام مرقوم ہے حالانکہ ہیں نی بنگلہ جہاز پر سوار ہوں۔ دوسری یہ کہ ٹکٹ پر تاریخ روانگی جہاز ۲۹ ستمبر ۱۹۱۶ء مرقوم ہے حالانکہ جب یکم اکتوبر کا روز بھی گزر چلا تو یہ گھنٹی ہوئی کہ کل ۲ اکتوبر کو پانچ بجے جہاز نی بنگلہ بجائے زمانیہ کے کھولیگا۔ حاجیوں کو چاہئے کہ اپنے اپنے اسباب کو خوب مضبوطی سے باندہیں اور رنگین روشنائی سے اپنا نام وغیرہ لکھکر تیار ہی گھر میں دس بجے پہنچیں۔ پھر وہ پوچھئے عجیب کھلبلی مچی ہر شخص اپنے اسباب

سالے جملہ اس لئے کہا کہ در اصل وہی سوال صحیح ہے۔ (منہ)

کے فکر میں تھا۔ بہت سے جلد باز لوگ سویرے ہی سے بہیاری گھوڑی طرف روانہ ہوئے ہم لوگ بہاری ہی دس بجے کے بعد روانہ ہوئے وہاں پہونچکر دیکھتے ہیں کہ بیٹھنے کے لئے کوئی مکان نہیں ہر شریف امیر و غریب پردہ نشین عورتیں ہر چہار طرف مکان نہ ہونے کے چاروں گرد دہوپ و درختوں کے سائے میں پڑے ہیں۔ ہماری مہربان گورنمنٹ کو مناسب ہے کہ ایک وسیع سائبان اس کے قریب میں ڈلوا دے تا لوگوں کو آرام و عافیت ہو ورنہ غیر ملک کا نیا آب و ہوا اور پھر دہوپ میں چلنا اور اسی کے بعد ملاحظہ میں پیش ہونا خطرہ سے خالی نہیں۔ ضرورت حرارت وغیرہ ہو جائیگی جسکی وجہ سے ملاحظہ میں وہ ناقابل روانگی ٹھیرینگے۔ شہر کے روساء اسلامی جوش کو کام میں لائے۔ خشتوں و دیگچیوں پر حاجیوں کی پیشوائی کو آ رہے تھے اور پانی کا سبیل جسمیں گلاب عمدہ اور وافر برف کی چکیاں پڑی ہوئی تھیں جاری کیا۔ چنانچہ دی اور بکثرت ... اس صرف کے لئے موجود تھے جس سے ... رکھا ہوا تھا۔ اللہ پاک ان لوگوں کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

بارہ بجے کے قریب جہاز کے ... وغیرہ جنکی تعداد سینکڑوں میں تھی اپنا بوریا بندھنا کا ٹھ کا بکس لئے ہوئے آ موجود ہوئے۔ ان کے آنے کے بعد ڈاکٹر صاحب تشریف لائے اور دروازہ کھلا۔ پہلے جہاز کے متعلقین اس میں داخل کئے گئے چونکہ یہ ایک نئی بات تھی چہار طرف یہ حال کہ دیوار تھی اس سے عورت و مرد دیکھ رہے تھے کہ کیا ہوتا ہے۔ المختصر کل جہازی صحیح و سالم ثابت ہوئے اور جہاز پر جانے کی اجازت ہوئی۔ معلوم نہیں آدمی کے ساتھ اسباب کیوں دیکھے جاتے ہیں اور کیوں انکا معائنہ ہوتا ہے کیسی دقت سے وہ چیزیں بندھی گئی ہیں اور پھر انکا کھولنا اور باندھنا خالی از مشقت و مصیبت نہیں۔ ایک بجے کے قریب عام آدمیوں کا ملاحظہ شروع ہوا تخمیناً چار سو آدمی اس میں صف بندی کے ساتھ ایک دفعہ بٹھلائے گئے اور حکم سنایا گیا کہ اپنا اپنا ٹکٹ جہاز کا مثل نامہ اعمال کے داہنے ہاتھ میں لے لو۔

ایک صاحب آئے اور ٹکٹوں کا شمار کرتے چلے گئے بعدہ ایک جانب سے یورپین ڈاکٹر اور دوسری جانب سے ہندوستانی ایک ایک شخص کی نبض و طاعون گلٹیوں کے نکلنے کی جگہوں پر (گردن۔ بغل۔ رانوں میں) جن کے کپڑوں کو کھلوا کر دیکھنے لگے جنہیں کچھ حرارت محسوس ہوتی تھی وہ علیحدہ کرلئے جاتے تھے اور بینچوں پر بٹھلائے جاتے تھے اور تھرما میٹر لگا کر دیکھے جاتے۔ انہیں سے بعض صف مذکورہ میں کھڑے کئے جاتے اور بقیہ کو باہر جانے کا بذریعہ پولس کے حکم ہوتا۔ جو لوگ پاس ہوتے انکے اسباب پر ایک مہر اور دائیں ہاتھ پر اور سینہ کے کپڑے پر اور جہاز کے ٹکٹ پر مہر

آٹا پیسنے کی آہنی مشین اور کماد پیلنے کے آہنی بیلنے - ملنے کا پتہ :- مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

کرکے باہر جانے کی اجازت ہوتی۔ مجھے بوجہ کثرت کلام کے حرارت تپ کی بھی کھٹکا تہا اور روزہ فرض۔ بوجہ امراض و عوارض کی حسب حدیث شریف، دوا ہے کثرت سے پڑھ رہا تہا اور صدق دل سے سب کو دعا کر رہا تہا۔ قربان جائیے اُس خدا کے کہ اسکا سے مرا ملاحظہ ہوا کہ گویا نہیں ہوا اور مہر کرنیوالوں نے آکر مہر کر دی ہر دفعہ میں وقفہ ڈیڑھ دو گھنٹہ کا لگتا تہا۔ میں بفضلہ تعالیٰ تین بجے کے قریب بسواری فٹن جہاز پر پہونچا۔ یہاں پر جہاز کے افسر آگے راستہ سے مردوں کا اور دوسرے راستہ سے عورتوں کا ٹکٹوں کا ملاحظہ و شمار کرتے تہے۔ جہاز والوں کا فی الجملہ انتظام عمدہ تہا۔ عورتوں کی راہ سے اگر کوئی مرد جانا چاہتا تہا تو واپس کر دیا جاتا تہا۔ یہ کیفیت سیڑھی پر ہی تہی اگر عورتیں جا چکی ہیں اور سیڑھی پر موجود ہیں یا سیڑھی کے قریب آ چکی ہیں ان حالتوں میں مرد روک لئے جاتے تہے۔

گو سوار کرانیکا انتظام عمدہ نہ تہا جیسے کہ ہوا ہیں جو جگہ پسند آتی ہے وہاں بیٹھ جاتے ہیں اس جہاز میں بارہ سو سے زائد آدمی سوار ہوتے ہیں۔ جہاز نفیس و عمدہ بہت بڑا ہے۔ تاہم سرکاری حکم کے بموجب نو سو چالیس آدمی فقط سوار ہیں۔ اس جہاز میں سب سے زیادہ سندھی بعدہ پشاوری و ولایتی ہیں۔ غالباً یہ دونوں دو حصہ ہونگے ایک حصہ میں سورتی۔ پٹنی، بمبئی، مدراس، رامپور، مرادآباد، دہلی، پرتاب گنج و بادہ بنگی، نواب گنج و ضلع پٹنہ و گیا و بنگالہ کلکتہ و حیدرآباد کے آدمی ہونگے۔ چار پانچ ملک چین کے بھی آدمی ہیں۔ جہاز تیز رفتار ہے متوسط چال گھنٹہ میں ۱۶ میل ہے۔ چونکہ انگریزوں کا جہاز ہے اسوجہ سے عیسائی مذہب کے ملازم جیسے کرسچن زائد ہیں اور غیر اقوام کے کم بڑی خوبی کی بات یہ ہے کہ ہر آدمی دو دو تین آدمی کی جگہ گھیرے ہوئے ہیں۔ جگہ کی تنگی نہیں۔ میٹھے پانی کی بھی جسوقت جسکو ضرورت پانی کی ہو لے آتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس کلاسی کی بھی یہی حالت ہے۔ کپتان، معلم، نائب معلم، ڈاکٹر، مس ڈاکٹر سب اخلاق کے پتلا ہیں۔ باوجود یورپین ہونے کے ذرا بھی فاتح و مفتوح کا خیال نہیں۔ ہر شخص سے خوب اچھی طرح گپ شپ کرتے ہیں۔ آٹھ بجے سب ملکر نکلتے ہیں اور ہر شخص سے مزاج پرسی کرتے ہیں جسکی طبیعت بدمزہ ہو اسکو ہسپتال میں لیجاتے ہیں۔ مس ڈاکٹر عورتوں سے پوچھتی جاتی ہیں۔ بعض جناب نے معلم صاحب سے شکایت کی کہ کابلی وغیرہ چھتری پر ہیں حالانکہ انکا ٹکٹ تو تہہ کا ہے جگہ کو گھیرے ہوئے ہیں اور ان کے بدن و کپڑوں سے بو آتی ہے جس سے تنگی کو اور مدد ملتی ہے۔ اسی وقت معلم صاحب اُٹھے اور اسکا انتظام کیا۔ جہاز ۹ بجے شب پنجشنبہ کو کھولا۔ بمبئی سے عدن بموجب تخفیف مطبوعہ ملک کے سولہ سو چونسٹھ میل ہے۔ سمندر میں طوفان نہیں ہے۔ معمولی موجیں جیسے ہمارا ہوگنگا میں خفیف ہوا کے وقت ہوتے ہیں موجود ہیں ۴۰ اس کے ساتھ سو آدمی سے زائد آدمیوں کو دوران سر و قے و متلی ہوتی رہی۔ آج سہ شنبہ ہے بفضلہ تعالیٰ مفقود ہے اسی قے و متلی میں بعضوں کو تپ کی خلش ہو ہو گئی۔ انکی تعداد چونتیس کی ہوگی بہت لوگ ہسپتال کی دوا کھاتے ہیں اور بہت لوگ دوسروں سے طالب دوا ہوتے ہیں چنانچہ مجھ سے بھی بہت لوگ خواہشمند ہوئے۔ میں نے بہتوں کو معجون اکسیر بدن دیا۔ جو جذام، کنٹھمالا، پلیہی، تپ لرزہ، جنون، مرگی، آتشک سوزاک وغیرہ جمیع امراض بدن میں درحقیقت اکسیر ثابت ہوئی ہے۔ دیا اور رب نے فضل کیا حتی کہ بعضے تپ والوں کو دیا۔ ایک ہی خوراک میں نفع کیا۔

آج معلم صاحب وغیرہ نے کہا کہ کل دس بجے دنکو جہاز عدن پہونچیگا۔ چھ گھنٹہ ٹھیرینگا وہاں سے ڈاکٹر و مس ڈاکٹر جہاز پر آوینگے اور لوگوں کو دیکھ بھال کرینگے۔ اس جہاز کے تیسرے درجہ کا محصول جسکو دیک وتکٹ کہتے ہیں مبلغ ۸۰ روپیہ ہے اور انٹر کا جسکو چھتری وغیرہ کہتے ہیں۔ مبلغ ۱۶۰ اور سیکنڈ کا جسمیں کوٹھری اور ہر کوٹھری میں چار آدمیوں کی جگہ فی کس مبلغ ۲۰۰ سو روپیہ اور فسٹ کلاس کا مبلغ ایک سو ساٹھ۔ فسٹ، و سیکنڈ کے لئے اسی کی بغل میں غسلخانہ و پاخانہ بھی ہیں اور انٹر و تھرڈ کے لئے غسلخانہ و پاخانہ و پیشاب خانہ ایک ہی ہے جسمیں متعدد کوٹھریاں غسلخانہ و پاخانہ و پیشاب خانہ کی ہیں۔ باورچیخانہ بھی ان سب کا ایک ہی جگہ ہے۔ پتھر کے کوئلہ سب کو یہ چیزیں مفت ملتی ہیں۔ کھانا اپنے ہاتھ سے پکانا ہوتا ہے۔ اور باورچی بھی دو چار روپیہ جدہ تک کی اُجرت پر دو وقتہ پکا کر دیتا ہے۔ بمبئی میں کل چیزیں کھانے پینے کی وافر و بکفایت ملتی ہیں۔ مکانوں سے لانے کی دیر یا گی بیکار ہے۔ بہتر ہے کہ یہاں خرید لیوں۔ ٹین کے کنستر و اسٹیل بکس جہاز میں پہنچ و بیکار ہو جاتے ہیں۔ بہتر ہے کہ چھوٹے بوٹ سوٹ کیس و پارسل بیگ بوری میں سب چیزیں بھر لیویں اور گھی کو بکس میں کر کے اپنے ہاتھ میں رکھ لیویں ورنہ جب چیزیں ٹوٹ و پھوٹ کر بیکار و ضائع ہو جاویگی۔ والسلام۔ یکم رمضان المبارک ۱۳۳۵ھ

تیل واقعی طاعون کا علاج ہے

مولوی عبد الرحیم صاحب از مقام انبوہ ضلع

بیرہوم دبنگال تصدیق فرماتے ہیں کہ ہمارے ملک میں چونکہ تیل کا استعمال زیادہ ہے اس لئے طاعون کم ہے بلکہ نہیں ہے۔ ایام سرما میں بدن پر مالش کرنا بہت مفید ہے۔

پشمینہ کا ما
چادر پشمینہ۔ اصل
رنگ بالکل سفید
موسم سرما میں ارہی
ہیں۔ اوّل درجہ کی گر
سردی کو پاس تک نہ
بیشک شاہانہ لباس
کے لئے زینت ہے۔
عرض ۱۱ گز۔ قیمت
چارخانہ پشمینہ۔
گرم ہے۔ اس کے
بھی سردی اثر نہیں
اصحاب کے لئے باعث
رنگ سفید ہے مگر خانے
رنگ نسواری ہے۔
خوبصورت معلوم ہو
۶ گز عرض ۱۱ گز
چارخانہ پشمینہ
بہت گرم ہے
سے جاڑے کے
ہیں۔ اسکا بھی رنگ
مگر دہاریں سبز
عمدہ معلوم ہوتا ہے
عرض ۱۱ گز۔ قیمت
ہمارا مال چونکہ
اسلئے شین کو مال
ہوتا ہے۔ خریدار
محصولڈاک نے
المشتہر
علم الدین مینیجر
ایجنسی۔ کٹرہ

فرقہ سنوسی سے اسلامی خطرہ

یہ مضمون لنڈن کے ایک مشہور رسالہ انیسویں صدی میں ایک فوجی کپتان کیطرف سے نکلا ہے جسکو ہم دکن ریویو سے نقل کرتے ہیں ایسے مضامین پڑھنے سے پہلے ایک پرانا قصہ ذہن نشین رکھنا چاہیئے جو ایک بھیڑئیے اور بکری کے بچے کا مشہور ہے کہ بھیڑیا ندیا کے اوپر کی جانب تھا اور بکری کا بچہ پانی کے بہاؤ کیطرف بھیڑئیے نے جب دیکھا کہ شکار تو عمدہ ہے مگر چونکہ ولایتی جنٹلمین تھا اسلئے بغیر معقول وجہ کے اسکا کھانا ناجائز سمجھا الزام لگایا کہ ارے کمبخت تو نے پانی کو خراب کر دیا بیچارے مظلوم نے کہا صاحب میں تو بہاؤ کی طرف ہوں میری طرف سے آپ کی طرف تو پانی نہیں جا سکتا جنٹلمین بھیڑیا بگڑ کر بولا چپ رہو بکو مت۔ سال بھر کا عرصہ ہوا تم نے پہلے ہی مجھ کو گالی دی تھی بچہ بولا حضور میری تو عمر ہی چھ مہینے کی ہے۔ بھیڑئیے نے کہا کیوں بکتا ہے تم نے نہیں تمہارے باپ نے دی ہوگی تمہارا سارا خاندان ہی ایسا گستاخ ہے۔ آخر بکری کے بچے نے عرض کیا حضور کھانا ہے تو یونہی کھا لیجئے ایسی بہانہ جوئی کا کیا فائدہ۔

یہی حال ہمارے یورپین بھیڑیوں کا ہے کہ جونہی وہ کسی قوم کو آزادی سے گذارتے دیکھا تو انکی رال ٹپکی کہ ہم تمام دنیا کے حقیقی مالک تو ہم ہیں پھر یہ کیوں بے مالک بلاشک رہی ہے مگر تعلیم کا تقاضا ہے کہ بے دلیل کوئی کام نہ کیا جائے۔ پس اس دلی خواہش کے جاری کرنے کو یہ بہانہ نہایت عمدہ بنایا جاتا ہے کہ فلاں قوم بہت ترقی کر رہی ہے اس سے خطرہ ہے کہ دنیا کی امن میں خرابی پیدا کریگی اس لئے امن کے ٹھیکہ داروں کو چاہیئے کہ ابھی سے اس خطرہ کو روکیں۔ لیکن دانا جانتے ہیں کہ یہ سب بہانے انہی بھیڑئیے کی طرح ہیں جسکا قصہ اوپر ذکر ہوا۔ پس ناظرین اس مختصر سی تمہید کو یاد رکھکر اصل مضمون سنیں۔ کپتان صاحب لکھتے ہیں:۔ (اڈیٹر)

میں جانتا ہوں کہ اہل یورپ کو اس جماعت کے حالات سے بہت کم واقفیت حاصل ہے یہانتک کہ عوام کو یہ بھی معلوم نہیں کہ لفظ سنوسیہ بھی کوئی معنی رکھتا ہے لیکن جن حضرات [illegible] اس لفظ کا مفہوم وحشت خیز و ہیبت ناک [illegible] اُن سے ثابت ہوتا ہے [illegible] یورپ کے جانی دشمن [illegible]

ہیں اس لئے گمان غالب ہی بلکہ یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ آگے چلکر اگر ان لوگوں نے افریقہ کی سرزمین سے اقوام صحیح اللون کا کلی استیصال نہ بھی کر دیا تاہم اسمیں تو شک نہیں کہ وہ اہل یورپ کے لئے بہت بڑے خطرہ اور تشویش کا باعث ثابت ہونیوالے ہیں اور یہ وہ واقعہ ہے جس کی پیشین گوئی ڈاکٹر کارل پیٹرس جیسے ہمہ دان شخص نے کی ہے جو افریقہ کی پولیٹیکل حالت کے ماہر ہیں۔

اس وقت افریقہ کے ایک سرے سے دوسرے تک نہ صرف اسلامی ممالک بلکہ دوسری دیسی اقوام میں بھی اہل یورپ کے خلاف عام طور پر ناراضی پھیلی ہوئی ہے۔ سومالی لینڈ کی مہم۔ مصر کی شورش۔ زولو قوم کا بلوہ۔ جنوبی و مغربی اور مشرقی جرمن افریقہ میں دیسیوں کا فساد۔ مغربی ساحل پر متعدد بغاوتیں۔ مشرقی ساحل پر اہل نانڈی کے خلاف معرکہ آرائی۔ یہ تمام واقعات موجودہ تاریخ کے جاننے والوں کے پیش نظر ہونگے اور اگرچہ اس میں شک نہیں کہ یہ واقعات چنداں اہم نہ تھے لیکن ان سے اتنا تو پتہ چلتا ہے کہ ہوا کا رخ کدھر کو ہے۔ مراکو کا جھگڑا الگ چھڑا ہوا ہے شمالی افریقہ میں فرانس کو الگ مشکلات پیش آ رہی ہیں جنوب کی طرف حبشستان میں بے چینی کے آثار الگ نظر آ رہے ہیں۔ بظاہر یہ سوال پیدا ہوگا کہ پان اسلامزم کو حبشی تحریک سے کیا تعلق اور سومالی لینڈ کے دیوانہ ملا کے قبائل [illegible] کو زولولینڈ کے سردار دینیزولو کی رعایا سے کیا نسبت اور یہ بھی کہا جا سکیگا کہ کجا نائجیریا کجا نانڈی۔ دونوں میں بعد المشرقین حائل ہے۔ لیکن حقیقت شناس نگاہوں سے مخفی نہیں کہ یہ جوش و خروش جو رہ رہ کر کبھی شمال کبھی جنوب کبھی مشرق کبھی مغرب میں ظاہر ہو رہا ہے ناراضی اور نفرت کی اس زبردست رو کی خارجی علامت ہے جو اس وقت کل براعظم افریقہ پر بہہ رہی ہے۔ اسی سے اثر پذیر ہو کر دیسی اقوام ہر اس بات کا جھگڑا اور ہر ادنیٰ خفیف مقامی شکایت کا فوجداری استغاثہ بنانے کو تیار ہو جاتے ہیں جس سے انہیں اپنے گورے حاکموں کی سطوت و اقتدار کی نفی کرنے کا موقعہ ہاتھ آئے۔ ایسی حالت میں یہ بات باسانی سمجھ میں آ سکے گی کہ اگر کوئی طاقت مشترک ان اجزائے پریشان کی شیرازہ بندی ہو تو کتنی بڑی زبردست قوت پیدا ہو سکتی ہے یہی وہ مقصد ہے جس کی تکمیل فرقہ سنوسیہ کرنا چاہتا ہے یعنی اس کی غایت یہ ہے کہ مسلمانان افریقہ میں عام آتش فساد مشتعل کر کے بر عظم افریقہ میں ایک ایسا شعلہ بلند کیا جائے جس کی لپٹ تمام افریقہ کو کرۂ نار بنا دے۔ متخالف بلکہ متضاد اقوام میں کسی مشترک شکایت یا وجہ ناراضی سے اتحاد کی جو صورت پیدا ہو سکتی ہے اور جو ہمہ گیر اور مہیب نتائج اس اتحاد کے مترتب ہو سکتے ہیں اس کا ثبوت ہندوستان کے مفسدہ ۱۸۵۷ء کا واقعہ [illegible]:

ahmadimuslim.de

سبق آموز نظیر کے ہے۔

فرقہ سنوسیہ کے حالات کے متعلق سب سے زیادہ مفصل و صحیح اطلاع اگر مطلوب ہو تو غالباً قاہرہ میں مصری فوج کے محکمہ سراغ رسانی اور شمالی افریقہ میں فرانسیسی محکمہ جاسوسی کی رپورٹوں سے مل سکیگی۔ کل شمالی افریقہ سنوسیوں سے بھرا پڑا ہے اور اس فرقہ کے ایجنٹ دنیا کے تقریباً ہر اسلامی ملک میں اپنے مقاصد کی اشاعت کر رہے ہیں[1]۔ ٹرکی۔ ایشیا۔ سومالی لینڈ۔ مصر۔ سوڈان۔ اور مشرقی و مغربی وسطی افریقہ پر اُن علاقوں میں جہاں برطانوی یا دوسری یورپین نو آبادیاں ہیں یا ان پر ان دول کی سیاسی نگرانی ہے اسلامی تحریک جوش و مستعدی کے ساتھ پھیلائی جا رہی ہے۔ خصوصاً جنگجو اقوام اور دیسی افواج کے ماہر فن سپاہیوں کو عیسائی مذہب سے نفرت دلانے اور اُن میں جہاد اکبر کی تیاریاں کرنے میں جو جوش دلانے کی خاص طور سے کوششیں کیجا رہی ہیں[2]۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ جہاد کب ہوگا۔ اور یہی عدم تعیین زمانی ارباب فکر کے لئے سب سے زیادہ پریشان کن واقعہ ہے۔

مسلمان جنگجو اقوام میں مذہبی جوش پیدا کرنا اور انہیں اپنے دین کی حمایت میں نیام سے تلوار کھینچنے پر فوراً آمادہ کر لینا نہایت ہی آسان بات ہے۔ لیکن جس جہاد کی تیاریاں عیسائیت کے خلاف کی جا رہی ہیں اس کی سب سے زیادہ خوفناک اور بے چین کرنیوالی علامت یہ ہے کہ شیخ سنوسی کے ایجنٹ اپنے ساتھ یہ پیغام بھی لئے پھرتے ہیں کہ اے مسلمانو! صبر کرو۔ ابھی جہاد کا وقت نہیں آیا۔ چندے اور انتظار کرو اور جب وقت آ جائے تو ملکر ایک ساتھ دھاوا کرو اور دشمنوں کا ایسا قلع قمع کرو کہ ایک جیتا نہ بچے۔"

جب یہ خیال کیا جاتا ہے کہ فرقہ سنوسیہ کی بنیاد ۱۸۳۵ء میں پڑی اور اس نے اس قلیل عرصہ میں حیرت انگیز ترقی کی اور باوجودیکہ برطانوی مقبوضات میں سالہا سال سے اس کے مقاصد و خیالات کی اشاعت ہو رہی ہے پھر بھی اس فرقہ کے حالات کے متعلق کوئی اطلاع ایسی نہیں بہم پہنچ سکی جس پر وثوق کے ساتھ یقین کیا جا سکے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ اس تحریک کے بانی مبانی اور اس کل کے چلانے والے ہیں اُن کی عقل و تمیز اور قوت انتظامیہ حد اوسط سے بہت بڑھی ہوئی ہے۔ بظاہر یہ امر ناممکن معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایسی اہم عظیم الشان اور نتیجہ خیز تحریک جس کے محرک غیر مہذب و ناشائستہ افریقی ہوں مسلسل کئی سال سے بڑے بڑے تجربہ کار یورپین افسروں اور دقیقہ شناس مدبروں کی آنکھوں کے سامنے جاری ہو اور اس کے متعلق ایک بھی صحیح خبر معلوم نہ ہو سکی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہے تو ایسا ہی۔

قبل اس کے کہ اس مسئلہ پر کچھ اور لکھا جاوے غیر موزون نہ ہوگا کہ فرقہ سنوسیہ کے متعلق جو حالات عام طور سے معلوم ہیں اُن کا خلاصہ درج ذیل کیا جائے۔

اس فرقہ کی بنا ۱۸۳۵ء میں سیدی محمد بن علی السنوسیہ عرف شیخ سنوسی نے ڈالی شیخ سنوسی ایک الجزائری عرب تھا جو مستغانم میں جو ٹرکی سرحد پر واقع ہے پیدا ہوا چونکہ خاندان سادات سے ہونے کے علاوہ وہ صاحب زہد و اتقا تھا لہذا فیض میں جہاں اُس نے قبل اول اقامت اختیار کی تھی اس کے تقدس اور برگزیدگی کا شہرہ ہوا یہاں سے یہ مکہ گیا اور وعظ شروع کیا۔ بہت جلد مریدان با صفا کا ایک بہت بڑا حلقہ اُس کے گرد قائم ہو گیا جس نے اُسے یہاں تک محسود اقران بنایا کہ اُسے مجبوراً راہ فرار اختیار کر کے مصر جانا پڑا۔ اسکندریہ پہونچکر اُس نے ایک زاویہ یعنی خانقاہ قائم کی لیکن چونکہ قاہرہ کے شیخ الاسلام نے اُس کی تکفیر کی لہذا اُسے جان بچانے کے لئے یہاں سے بھی ہجرت کرنی پڑی۔

اس مرتبہ وہ صحرائے لیبیا کو قطع کرتا ہوا جبل الاخضر کی طرف گیا جو بنغازی کے قریب شمالی ساحل پر واقع ہے۔ یہاں بھی اُس نے ایک زاویہ قائم کیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں اُس کے بہت سے مرید ہو گئے۔ اپنی عمر کا باقی حصہ اُس نے پند و تلقین میں یہیں گذارا اور فرقہ سنوسیہ کی بنیاد محکم قائم کر کے ۱۸۵۹ء یا ۱۸۶۰ء میں انتقال کر گیا۔ اُسکا بیٹا محمد اُس کا جانشین ہوا۔

شیخ سنوسی نے جن اصول کی تلقین کی اور جو ابھی تک اُس کے مریدوں کے معتقدات اور مقاصد میں داخل ہیں حسب ذیل ہیں۔

اولاً۔ مذہب اسلام کو اُن خرابیوں سے پاک کیا جائے جو مرور دہور کے باعث اس میں پیدا ہو گئی ہیں۔

ثانیاً۔ دنیائے اسلام کو ایک سرگروہ یا پیشوا کی ماتحتی میں لا کر اس پاکیزگی اور

---

[1] دوسرے ممالک اسلامیہ کا حال تو کپتان ولسن صاحب جانیں یا انکا خامہ واقعہ آفرین لیکن ہندوستان کے متعلق وثوق کے ساتھ اتنا ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہاں اس قسم کا کوئی ایجنٹ موجود نہیں ہے اور اگر ہو تو کارپردازان فارن آفس شملہ کی باخبری پر آفرین ہے (نقاش)

[2] معلوم ہوتا ہے کہ یا تو ایران افغانستان۔ جزائر ہند چینی اور چین اسلامی ممالک نہیں ہیں اور یا کپتان ولسن کو اس بات کی ضرورت ہے کہ فن جغرافیہ کے متعلق اپنی معلومات تازہ کریں (نقاش)

[1] یا تو اس فرقہ کے صحیح و مفصل حالات قاہرہ و شمالی افریقہ کے محکمہ جاسوسی کی رپورٹوں میں بھرے پڑے تھے اور یا دفعتہً پردہ خفا میں مستور ہو گئے۔ کپتان ولسن کو اپنے حافظہ کا علاج کرانا چاہئے۔ (نقاش)

ahmadimuslim.de

راستی کو زندہ کیا جائے جو قرون اولیٰ کی خصوصیات سے تھی۔

ثانیاً۔ تمام اسلامی ممالک خصوصاً ممالک واقع افریقہ کو کفار کی حکومت سے آزاد کیا جائے۔ اور اس غرض کے پورا کرنے کے لئے ہر کافر کو اپنا جانی دشمن سمجھا جائے۔

یہ آخری مقصد یعنی ممالک اسلام کو حکومت کفار سے آزاد کرنا فرقہ سنوسیہ کے پیروؤں کی غایت نصب العین ہے اور ان کا خیال ہے کہ اس کی تکمیل کے بغیر باقی مقاصد کا بر آنا محال ہے۔ اس مقصد کی تکمیل بذریعہ ایک عالمگیر جہاد کے ہوگی جس کے بعد اسلام ایک پیشوا (غالباً سنوسیوں کے شیخ وقت) کے جھنڈے تلے آجائیگا اور مفاسد و مآثم سے معرا ہو کر اپنی اصلی دینی پاکیزگی اور صفائی کی شان میں ظاہر ہوگا۔

مختصراً یہ ہیں وہ مقاصد جن کے لئے فرقہ سنوسیہ کے ہر پیرو نے اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے اور جو آن تھک استقلال بے مثل جرأت اور وفا یا نہ جان بازی کے ساتھ ہر وقت کار بند رہتے ہیں۔

حقیقی شیخ سنوسی ثانی کل دست اس کے اپنے بستر مرگ پر یہ بشارت دی کہ یہی وہ شخص منتظر یا مہدی موعود ہے جس کے متعلق جناب رسالتمآب صلعم پیشگوئی فرما چکے ہیں۔ وہ پیشگوئی یہ ہے کہ ایک بڑا مہدی دنیا کے خاتمہ کے قریب پیدا ہوگا جو کہ یا خود بروز رسول ہوگا اور اس کی سرکردگی میں کل روئے زمین کے انسان دائرہ اسلام میں آجائیں گے۔

متعدد واقعات ایسے تھے جن سے مرنے والے شیخ کا بیان قرین قیاس ثابت ہوا کیونکہ رسول عرب نے مہدی موعود کی جو نشانیاں بتائی تھیں وہ سب اس بیان کے مطابق تھیں۔ چنانچہ نوجوان شیخ کے باپ کا نام محمد[1] تھا اور ماں کا نام فاطمہ۔ اُس کا سلسلہ نسب براہ راست رسول عرب سے ملتا تھا۔ اُس نے سالہا سال رہبانوں کی طرح عزلت گزینی کی تھی۔ اس کی ناک ستواں تھی۔ اُس کی پیشانی کشادہ تھی۔ اس کے دانتوں میں ۷ کے ہندسہ کی شکل کا روزن موجود تھا۔ اس کے دونوں شانوں کے درمیان ایک نیلی رنگ کا مسہ تھا جو مقبولان بارگاہ ایزدی کا نشان[2] ہے۔

غرض جب محمد جماعت سنوسیہ کا سردار ہوا تو اُس کے باپ کی بشارت اور یہ تمام نشانیاں اُس کے بہت کچھ کام آئیں۔ وہ خود بھی جیسا کہ آگے چل کر ثابت ہوا غیر معمولی دل و دماغ کا آدمی تھا اور اپنے غایات و مقاصد کی تکمیل و اشاعت کا کوئی موقعہ اُس نے کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ جماعت سنوسیہ کی سرداری اُسے ایسے وقت میں ملی تھی جب کہ تمام حالتیں اُس کے حسب مراد تھیں۔ اُس نے ہر ہر موقعہ سے فائدہ اٹھایا اور تھوڑے ہی عرصہ میں اُس کا اثر و رسوخ بہت کچھ ترقی کر گیا۔

اُس کی زیرکانہ سرکردگی میں جماعت سنوسیہ دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتی رہی اِس ترقی کی رفتار اُس کی زندگی میں دم بھر کو بھی نہ رکی اور جب اُسکا آخری وقت آیا تو سنوسیہ تحریک اثر اور طاقت کے اُس درجہ تک پہونچ چکی تھی جو اس سے پیشتر اسے حاصل نہ ہوا تھا۔ محمد کی شخصیت میں حیرت انگیز اثر مضمر تھا۔ اعلیٰ درجہ کی دماغی قابلیت قوت ادراک۔ مآل اندیشی اور غازیانہ حرارت مذہبی کے علاوہ اُس کی انتظامی قابلیت بھی نہایت اعلیٰ درجہ کی تھی حالانکہ یہ ایسے اوصاف ہیں جو عام طور سے عربوں میں جمع نہیں ہو سکتے۔ اور جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ محمد ایک افریقی عرب تھا جسے یورپ کے معیار تعلیم کے لحاظ سے جاہل مطلق کہنا پڑتا ہے تو ہمیں یہ اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ وہ ایک نہایت ہی سربرآوردہ اور نمایاں قابلیت کا شخص تھا۔

باقیدارد

جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی

کے نزاع کے متعلق اہلحدیث ۱۸ رمضان المبارک میں مراسلات شائع کئے گئے ہیں انکی بابت مولوی صاحب موصوف کی ایک تحریر آئی ہے جس میں مطلب کی بات صرف اتنی ہے کہ مولویصاحب ممدوح خط وکتابت منصفان کو لئے معتمد میاں فیروز الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر کو تجویز کرتے ہیں جو مجھے بھی منظور ہے مگر پہلا معاہدہ فسخ بتلاتے ہیں اور دوسرے معاہدہ کو بموجب شرائط زائد کرنیکا حق ثابت کرتے ہیں میرے نزدیک جیسا کہ کاغذات شائع شدہ سے معلوم ہو سکتا ہے مولویصاحب کا یہ فرمانا صحیح نہیں پس بہتر ہی کہ اس نزاع کا فیصلہ معتمد صاحب ہی سے کرایا جائے۔ معتمد صاحب یعنی میاں فیروز الدین صاحب تعلیم یافتہ آنریری مجسٹریٹ ہیں اور یہ ایک معاہدہ کے متعلق نزاع ہے کوئی شرعی امر نہیں کہ اسکا سمجھنا علماء ہی کا کام ہو اس لئے مولویصاحب بھی غالباً میاں فیروز الدین صاحب کو اس فیصلہ کے لئے پسند فرما دینگے۔ اس کے بعد اصل نزاع (متعلقہ تفسیر وغیرہ) کا فیصلہ اصل منصفوں سے کرایا جائے امید ہے اس تجویز کو ہر ایک منصف

---

[1] اسی سے ثابت ہوا کہ یا تو نامہ نگار غلط کہتا ہے یا شیخ سنوسی مدعی کاذب ہے کیونکہ حدیث میں مہدی کا نام محمد اور اُس کے باپ کا نام عبداللہ آیا ہے (اہلحدیث)

[2] یہ بھی محض غلط ہے۔ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

فتاوی

سوال نمبر ۱ - مومن کا ایمان اس کے اعمال صالحہ یا افعال سیئہ کے باعث بڑھتا گھٹتا ہے یا نہیں؟ حنفیہ کا قول ہے کہ ایمان بڑھتا و گھٹتا نہیں، ایک ہی حال پر رہتا ہے حنفیہ کا یہ قول قابل قبول ہے یا نہیں؟ (عبدالحمید از دکن)

جواب نمبر ۱ - ایمان کا کم یا زیادہ ہونا قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وغیرہ جو لوگ اس کی کمی زیادتی سے منکر ہیں انکی مراد اصل ایمان ہے۔ اس لئے محققین کے نزدیک یہ نزاع لفظی ہے۔ اسکی مفصل تحقیق اہلحدیث مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۱۲ء میں ہو چکی ہے۔

سوال نمبر دوم - کیا اہل کتاب و غیر اہل کتاب کی دعوت و ضیافت قبول کرنی اور ان کے گھر کھانا کھانا اہل اسلام کو شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

جواب نمبر دوم - یہودیوں کی دعوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں قبول فرمائی تھی اس لئے جائز ہے۔

سوال نمبر سوم - نوکری نصاریٰ و جمیع کفرہ کی اختیار کرنی مسلمانوں کو مباح ہے یا نہیں۔ اگر حرام ہے تو سبھی نوکریاں یا انمیں سے بعض جائز و بعض حرام؟ (ایضاً)

جواب نمبر سوم - جو کام شرعاً منع ہو جیسے بت سازی، صلیب سازی، شراب سازی وغیرہ ایسے کاموں پر نوکری جائز نہیں اور جو کام شرعاً جائز ہیں ان میں جائز ہے حضرت علی نے ایک یہودی کا چرسہ کھینچکر اجرت لی تھی۔

سوال نمبر ۴ - علم دینی حاصل کرنے کے بعد یا علم دینی کے ساتھ ہی ساتھ دنیوی کاروائی کی غرض سے دیگر علوم مختلفہ تاریخ، جغرافیہ، ریاضی و منطق وغیرہ سیکھنا اور علیٰ ہذا القیاس زبان ہائے انگریزی و ہندی وغیرہ کا سیکھنا شرعاً جائز ہے یا حرام؟ بعض حضرات ان علوم اور زبانوں کی حرمت پر اس شعر کو دلیل لاتے ہیں۔

علم دین ست فقہ تفسیر و حدیث + ہر کہ خواند غیر ازیں گردد خبیث

اس شعر پر عمل کرنا چاہیئے یا نہیں؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۴ - علوم دنیاوی کا سیکھنا جائز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو یہودیوں سے خط و کتابت کرنے کے لئے عبرانی سیکھنے کا حکم فرمایا تھا۔ اور شعر مذکور کے معنے ہیں کہ جو کوئی دینی علوم جانکر سوائے ان منقول علوم کے پڑھتا ہے یعنی انکے سوا کسی اور علم سے دینی ہدایت حاصل کرنے کو پڑھتا ہے وہ برا ہے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی قرآن شریف چھوڑ کر اور کسی کتاب سے ہدایت چاہیگا وہ گمراہ ہوگا۔

سوال نمبر ۵ - استعمال ادویہ انگریزیہ کا شرعاً کیا حکم ہے کہ انکی اکثر اجزائے عرقی شراب و دیگر اشیائے حرام سے مرکب ہوتی ہیں اور جہاں پر کوئی طبیب بجز ڈاکٹر انگریزی کے میسر نہ آتا ہو تو اس صورت میں کیا کرنا چاہیئے؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۵ - انگریزی دواؤں کو حل کرنے میں ایک قسم کی شراب ڈالتے ہیں مگر وہ پینے کے لائق نہیں ہوتی بلکہ خاص ادویہ کو حل کرنے میں کام آتی ہے اس لئے ادویہ انگریزی پر حرمت کا حکم نہیں ہوگا جبتک کہ نشہ آور نہوں۔ ہاں جس دوائی کے ساتھ حرام چیز مرکب ہو وہ نہ کھانی چاہیئے۔

سوال نمبر ۶ - نکاحوں میں مہر زیادہ باندھنے چاہئیں یا کم۔ اسکی حد کہاں تک ہے اور جناب رسالتمآب کی بنات طاہرات کے مہر کسقدر باندھے گئے تھے؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۶ - حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نکاح میں مہر کم ہو وہ بابرکت ہے آنحضرت کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مہر پانسو درہم تھا جو تخمیناً ایک سو تیس روپیہ کے برابر ہے۔

سوال نمبر ۷ - مسلمان کو کسی مرد صالح و متقی سے بیعت ہونا امر ضروری ہے یا نہیں؟ بعض حضرات اس کو بمنزلہ فرض و واجب کے جانتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ جو مسلمان دنیا میں بے پیر ہو کر گذر گیا اسکو عرصات حشر میں کہیں سایہ نہ ملیگا یہ قول کیسا ہے؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۷ - بعد قبول کرنے اسلام کے کسی امتی شخص کی بیعت فرض و واجب نہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے اتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ یعنی اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کی پیروی کرو اور اس کے کسی مصنوعی ولی اور متولی کی پیروی نہ کرو۔ ہاں اگر کوئی نیک بخت صالح متبع سنت ہو جسکی صحبت میں رہنے سے دینی ترقی حاصل ہو تو اس کی صحبت میں رہنے کی نیت سے بیعت کر لے تو امر مستحب ہے مگر یہ بیعت جو آجکل پیری مریدی کی علامت بنائی گئی ہے یا ایسی بیعت جس میں ہاتھ پر ہاتھ دینے کے سوا اور کوئی مزید تعلق تبلیغ و مصاحبت ہو یہ سب فضول اور غیر ثابت ہیں۔

سوال نمبر ۸ - فرضی مزارات اور مصنوعی قبروں جنمیں کسی کی لاش مدفون نہو صرف خالی ظاہر ہو کی زیارت کرنی گناہ ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۸ - منع ہے حدیث میں آیا ہے جو کوئی کسی ایسی قبر کی زیارت کرے جس میں مردہ نہو اس پر لعنت ہے۔

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

ناظرین کو عید الفطر مبارک

لاہور سے چند میل کے فاصلہ پر ملتان لائن پر ریلوے کا تصادم سخت ہونے سے کئی ایک جانوں کا نقصان ہوا۔

امرتسر میں اہل حدیثوں نے استسقا کیا۔ خداوند تعالےٰ بندوں کے حال پر مہربانی کرے۔ جوالا پور ہردوار میں سوامی درشنانند جی کے اہتمام سے ایک جلسہ مباحثہ کا ہونیوالا ہے مگر وہ نومبر کو رمضان کیوجہ سے مسلمان نہ جا سکینگے اسلئے مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب نے ایک مضمون متضمن توحید بھیجا جس کے سنانے کا وعدہ سوامی درشنانند نے کیا ہے۔ (نائب ایڈیٹر)

اہلحدیث کانفرنس کے عام جلسہ کے لئے دیناجپور (بنگال) میں تحریک ہو رہی ہے جو خدا کو منظور ہے ہوگا۔ مصر میں پہلا روزہ شنگل کو ہوا ہے۔

ضلع امرتسر میں ۱۷ اکتوبر کو موضع ٹھٹھیاں میں گلاب سنگھ زمیندار کی بکری نے چھ بچے دئے جو سب نر تھے۔ یہ بچے قد میں بہت چھوٹے ہیں مگر اور ساری باتیں ان میں مثل عام بکریوں کے بچوں کے ہیں اور زندگی کے آثار پائے جاتے ہیں۔

گونڈل کے مسلمانوں نے جوا کھیلنے والوں پر پہلی دفعہ پانچ روپیہ اور دوسری دفعہ دس روپیہ جرمانہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور مسلمان عورتوں کو سر عام راستہ پر دودھ فروخت کرنے کی مخالفت کر دی ہے۔

دھوراجی کے مسلمانوں نے ناٹک دیکھنے والے مسلمانوں پر پچیس روپیہ جرمانہ کرنے کا پنچائتی فیصلہ کیا ہے۔ اس نیک نیتی کی برکت ہے کہ آج وہاں کے مسلمان خوشحال و با روزگار ہیں۔ حسن خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ نے مسٹر وار برٹن کو جو فن سراغرسانی میں خاص شہرت رکھتے ہیں اور آجکل ریاست پٹیالہ میں انسپکٹر جنرل پولیس کے عہدہ پر مامور ہیں تھانہ منگتانوالہ ضلع لاہور میں ۳۸ مربع زمین عطا کی ہے۔ اس میں وار برٹن نامی ایک گاؤں آباد کیا جائیگا اور اسی نام کا ایک ریلوے سٹیشن وہاں سے پانچ سو گز کے فاصلہ پر قائم کیا جائیگا۔

حضور امیر کابل پنجاب کی عظیم الشان ... دیکھنے کو ... آئیں گے ... ایک ... کام ... [illegible] متعلق افغانستان

[illegible]

پھوٹ پڑا۔ ایک درجن سے زیادہ مر چکے ہیں۔ (مرزا صاحب قادیانی کی کرامت ہوگی)

گورکھپور علاقہ تھانہ دیوریا میں دس بارہ آدمی کنسٹبل پولیس بنے اور ایک شخص سب انسپکٹر پولیس بنا اور یہ سب ایک خوشحال شخص کے مکان پر پہونچے۔ اس سب انسپکٹر مصنوعی نے کہا کہ تمہارے ہاں چوری کا مال آیا ہے ہم تلاشی لینگے وہ شخص بیچارہ پولیس کا خوف کھا گیا۔ ان سے تلاشی میں مزاحم نہ ہوا۔ ان مصنوعی اہلکاران پولیس نے تلاشی کی۔ زیور اور کچھ نقدی چوری کے شبہ میں رکھے اور کہا کہ کل گورکھپور میں حاضر ہو۔ یہ مال وہیں بعد شناخت دیا جاویگا۔ غیر وہ شخص تھانہ پر پہونچا وہاں معلوم ہوا کہ مصنوعی پولیس تھی۔ اب اسکی تحقیقات ہو رہی ہے۔ علاقہ قصور کے گرد و نواح میں ایک اور گروہ ڈاکہ کا تیار ہو گیا ہے جسمیں کپور سنگھ و نظام وغیرہ بھی شریک ہو گئے ہیں پچھلے ہفتہ میں کئی وارداتیں اس گروہ نے کی ہیں۔ سنا گیا ہے کہ ان کے پاس پستول وغیرہ ہتھیار بھی موجود ہیں جس سے یہ گروہ نہایت دلیری سے کام کرتا ہے۔

مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی معتقد ائمہ فرقہ اہل قرآن چند جمعہ سے جامع لاہور کو خیر باد کہکر شیعہ اسمٰعیل خاں چکڑالوی ... بے آبرو ہو کر ترک کر چکے ہیں۔

لغت بے بہا

شمائل نبوی اور آنحضرت صلعم کا نامہ مبارک اور دعائے دفع طاعون معہ اسناد

آنحضرت صلعم کے اخلاق و عادات بہت خوشخط ۲۲×۲۹ کا غذ پر نہایت عمدگی کے ساتھ چھاپے گئے ہیں۔ بیس السطور میں انکا اردو ترجمہ ہے خاص و عام برکت و تیمنا اپنے اپنے گھروں میں رکھینگے تو طاعون سے ضرور محفوظ رہینگے انشاء اللہ تعالیٰ کیونکہ ساتھ ہی دعائے دفع طاعون معہ اسناد اور دست مبارک کا لکھا ہوا ایک نامہ مبارک بھی چھاپا گیا ہے جو منذر ابن ساوی کے نام ترغیب اسلام کیلئے بھیجا تھا چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا اور منذر ابن ساوی کے نامہ مبارک کا جو جواب دیا تھا وہ بھی ہمراہ کتاب چھپا ہے یہ تبرک شش اور بڑے ذریعوں کو دستیاب ہوا ہے اصل نامہ شریف ایک فرانسیسی سیاح نے امیر المؤمنین سلطان عبد الحمید خاں خلد اللہ ملکہ کو تحفہ دیا تھا یہ اسکا فوٹو لیکر چھاپا گیا ہے لہٰذا مناسب سمجھا گیا کہ آنحضرت صلعم کے اخلاق و عادات کے ہمراہ نامہ شریف بھی شائع کیا جاوے جو خط کوفی میں نقل مطابق اصل بلکہ بعینہ اصل ہے امید ہے کہ برادران اسلام مستفیض ہونگے اور عبادات اور مرض سے محفوظ رہینگے ایسی متبرک شے کا دستیاب ہونا کمال تھا یہ مسلمانوں کی خوش نصیبی ہے کہ یہ نعمت غیر مترقبہ ہاتھ آئی یہ بے بہا جواہرات ہیں قیمت ہے صرف سستی ہیں درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں ہاتوں ہاتھ جا رہی ہیں کتاب کا حجم ۲۴ صفحات قیمت ۸ مرزا حیرت صاحب مونہ نامہ شریف طلب فرمائیں گے تو اسکی قیمت ۲ ہے

شعیب احمد حضرت رابعہ اخبار شحنہ ہند میرٹھ

مومیائی

کے متعلق قیمتی اور زبردست

عالیجناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے

یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کیلئے بہت مفید ہے (اخبار اہلحدیث ۱۹ جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ کالم ۱)

جناب عبد الصمد صاحب عبد اللہ پور سے تحریر فرماتے ہیں

(پہلا خط) تسلیم - میں نے ۵ جون کو آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اگر آپ کی دوائی حسب تحریر ثابت ہوئی تو ہمیشہ آپ سے ہی ادویات منگوایا کرونگا - الحمد للہ کہ آپکی مومیائی بے نظیر ثابت ہوئی اس لئے ایفاء وعدہ مجھ کو فرض ہوا - آپ مہربانی سے آٹھ روپے کی مندرجہ ذیل ادویات بھیجدیں × × × ×

(دوسرا خط) براہ مہربانی ایک تولہ مومیائی - ایک ڈبیہ منجن اور ایک × × × بھیجدیں -

(تیسرا خط) براہ مہربانی دو تولہ مومیائی اور ایک ڈبیہ منجن بہت جلد ارسال فرماویں - یہ سب ادویات میں دوستوں کیلئے منگواتا ہوں -

چوتھا خط - مومیائی دو تولہ اور بھیجدیں -

ایک صاحب مئو ناتھ بھنجن سے حسب ذیل لکھتے ہیں

دو ڈبیہ مومیائی اور بھیجدیں آپکا پرانا خریدار ہوں -

مومیائی کے مختصر فوائد

سقوط باہ - درد کمر - جریان منی اور ابتدائی سل کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے - اعلی درجہ کی مولد خون ہے -

قیمت فی چھٹانک ۱۲ آدھ پاؤ ۲۴ محصول

المشتہر مینیجر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قاضی امرتسر

تفسیر ثنائی امرتسر

انگریزی -

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے - نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے - تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں - دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں پیرا تشریح کی گئی ہے - نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئیے گئے ہیں ایسے کہ بامزہ شاید - تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے - ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو - کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں سردست تیار ہیں - جلد ششم زیر طبع ہے -

جلد اول سورۃ فاتحہ و بقر قیمت عـ

جلد دوم " آل عمران و نساء " عـ

جلد سوم " مائدہ سے اعراف تک " عـ

جلد چہارم " نحل تک چودہ پارہ " عـ

جلد پنجم " فرقان تک عـ

الہامی کتاب - وید اور قرآن کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث - تمام مباحث کا خاتمہ - قرآن کے الہامی ہونیکا کامل ثبوت - قیمت ـ۱۰

تقابل ثلاثہ - یعنی توریت - انجیل اور قرآن کا مقابلہ - صفحے کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصل عبارتیں منقول ہیں - نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے - عیسائیوں کو بحث کا قطعی فیصلہ ہے - قیمت عـہ محصول ڈاک

الہامات مرزا - یہ رسالہ مرزا قادیانی کی نبوت توڑنے کو کافی ہے - کیونکہ اسمیں اسکی پیشگوئیوں کی تردید کافی کی گئی ہے قیمت ۵ر

المشتہر

مینیجر اہلحدیث - کٹڑہ سفید - امرتسر شہر

حسب الحکم مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا